

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِهِلِی حکایت

میں ذُنْنَاهی کہ ایک بادشاہ نے کسی بُگناہ کے قتل کی ایسارت
کی بیچارہ زندگانی سے مایوس ہوا اور اپنی زبان میں بادشاہ کو
بے تامل گالیاں دینے لگا اور کلئے ناشایستہ زبان پر لایا۔ جہا
پناہ نہ پوچھا کہ کیا کہتا ہی و زیر دُوں میں سے ایک وزیر نہ عرض
کی کہ ری خُدُر اوندیہ کہتا ہی و سے نوگ جو مارتے ہیں غصتے کو اور
بحشته ہیں خطا آدمیوں کی محبوب دُنوں جہاں میں و سے ہی
ہیں اور اند تعالیٰ چاہتا ہی احسان کرنے والوں کو بادشاہ

تب اُن میں سے ایک شخص نے کہا کہ یہ باتیں سنکر اسقدر آرزوہ اور اتنا فرہادہ مت ہو کہ انِ دنوں ایک چور نے اپنے تین فقیروں کی صورت بنایا اور

ہماری صحبت یہیں در آیا

ہر ایک شخص کو جاندے جانے میں کیا ہی جو لکھنے سوچنے کے نامے میں کیا ہی روز بیکہ سلامت روئی مزاج میں درویشوں کے ہی گھار مکا اُسکی طرف کیا روز اپنے ساتھ میں ملا لیا۔ اتفاقاً ایک دن جلتے جلتے آفتاب دب گیا روز وقت شام ہوا بشدت سبکے سبکے ماندے ہو گئے تاکہ قلعے کے پتختی خبر سو گئے اُسی پر بد ذات خشن باطن نے چھا گل ایک رفیق کی ہاتھ میں اٹھا لی کہ طہارت کے لئے جاتا ہوں یہہ کہا اور واسطے غارت کے گیا۔

جب کہ درویشوں کی آنکھوں سے او جھل ہوا کسی برج میں گیا اور ایک درج چڑالا یا غرض جبلک کے سورج بخلے اور دن چڑھے وہ سیاہ دل

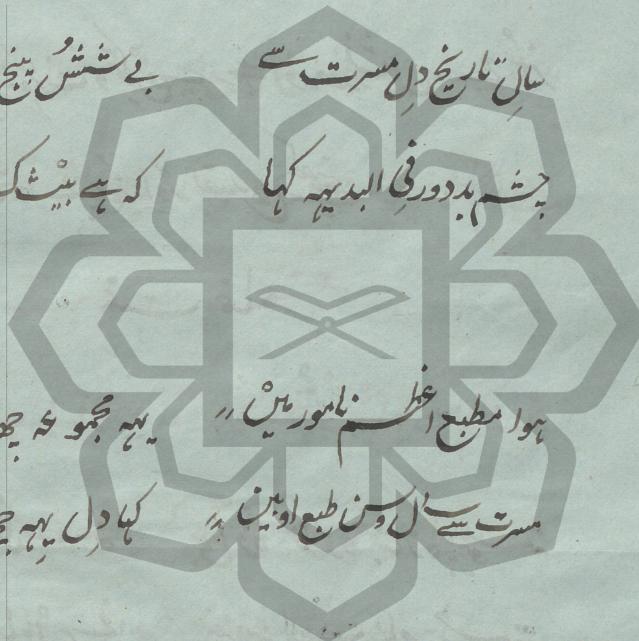
منشی حیدریں حب من کئے تایف جب یہ مجھوں عہ

دیکھ کر یون نہ دلکھو فرحت

رشک کا شن ہے جیکا ہ صفحہ
سال تاریخ دل مسرت سے بے شش پنج دل شک و شبہ

چشم بد در فی البد یہ کہا
کہ ہے بیٹک خواہ جنم

۱۸۴۹



ہوا مطبع اعلیٰ نامور میں " یہ مجھوں چھاپ جو مرغوب تر ہے
مسرت سے اں ون طبع اوین " کا دل یہ چھاپ ہوا قوب تر ہے

۱۸۴۹

جو چھاپ کئے پانچ نسخے ہم بدوجلد ہر نسخہ بہتر زنجیخ
کہا بشش پنج سال اوس کا یوں گلستان جس دل نکلتہ سچ